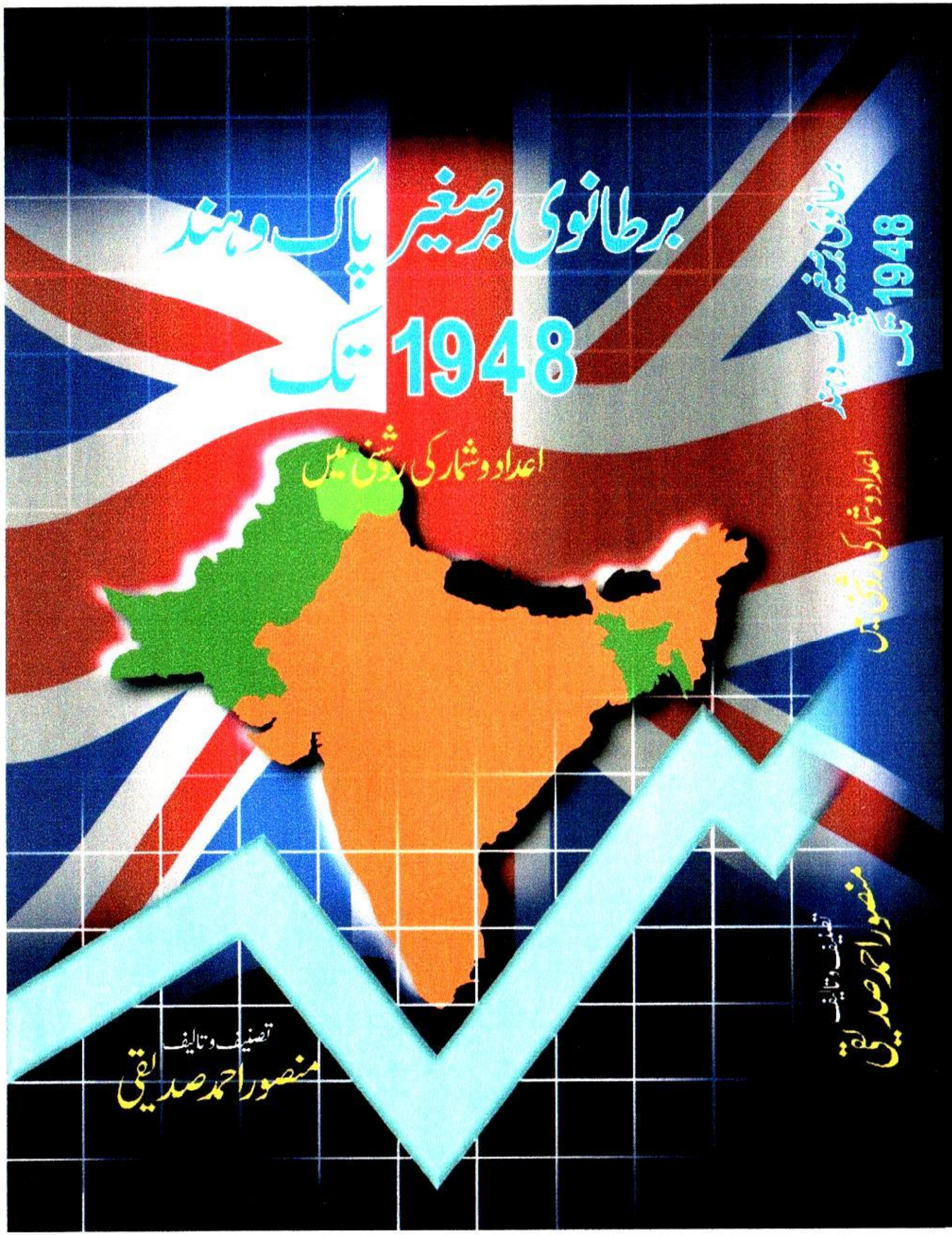




منصور احمد صدیقی کی یہ تیسری کتاب ہے۔ اس سے پہلے ان کی دو کتابیں "انساب صدیقی" اور "لسانی و مذہبی تنازعات" علمی و ادبی حلقوں میں انتہائی مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔

تاریخ پر یہ اعتراض ہوتا رہا ہے کہ یہ حکمرانوں کی تاریخ ہوتی ہے عوام کی نہیں یہ اعتراض بالخصوص برصغیر کی تاریخ پر نہایت آسانی سے صادق آتا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں اب تاریخ نویسی کا انداز بدل چکا ہے کہ وہاں تحقیق اور ریکارڈ محفوظ کرنے کا رواج ہے۔ جبکہ ہمارے ملک میں اگر کوئی موجود بھی ہیں تو وہ اس قدر بکھرے ہوئے ہیں کہ ان کا سراغ اور ان کی دستیابی میں سالہاسال لگ جائیں۔

مصنف نے انتہائی محنت سے ایسے اعداد و شمار کو پیش کیا ہے جنکی مدد سے برصغیر کے عوام کی صحیح تصویر سامنے آسکتی ہے۔ برصغیر کی تقسیم سے پہلے اور بعد میں (1948ء تک) انگریزوں کے عمل دخل اور معاشرتی و سماجی حالت کے اعداد و شمار' ہندوستان پاکستان میں پیدا ہونے والی دوسری اور اس کے بعد پیدا ہونے والی نسلوں کے لئے اہم دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مستند تاریخی حوالوں سے برصغیر کے سب صوبوں کی آبادی' مذہب' زرعی و معدنی وسائل کی کیفیت' اقتصادی حالات' تعلیمی اداروں کی صورت حال اور زبان کے علاوہ نئی مملکتوں کے 14 اگست 1947 کے وقت کے حالات' اسمبلیاں' کیبنٹ' بیوروکریسی' سیاسی زعماء کا تعارف' ریاستوں اور ان کے سربراہوں کا تعارف اور خاتمہ شامل ہے۔

برصغیر میں انگریزوں کی آمد اور اس کے بعد حکمرانی کرنے والے انگریز زعماء کی تفصیل' تقسیم کے بعد بھارت کی قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں مسلمان اراکین کے علاوہ بہت سے ایسے شعبوں کے اعداد و شمار شامل ہیں جو پاک بھارت کی آزاد مملکتوں کو ورثہ میں ملے اور جنکی بنیاد پر ہی دونوں ممالک نے اپنے نئے سفر کا آغاز کیا۔ ان ہی اعداد و شمار کو دیکھ کر آج ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ اب ہم کہاں کھڑے ہیں۔

طالب علموں' محققین اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کیلئے یہ اعداد و شمار انتہائی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اپنی نوعیت کے اعتبار سے یہ چھوٹا سا انسائیکلو پیڈیا اور پاک بھارت کی آزادی کی گولڈن جوبلی کے موقع پر تحفہ بھی ہے۔

ناشر